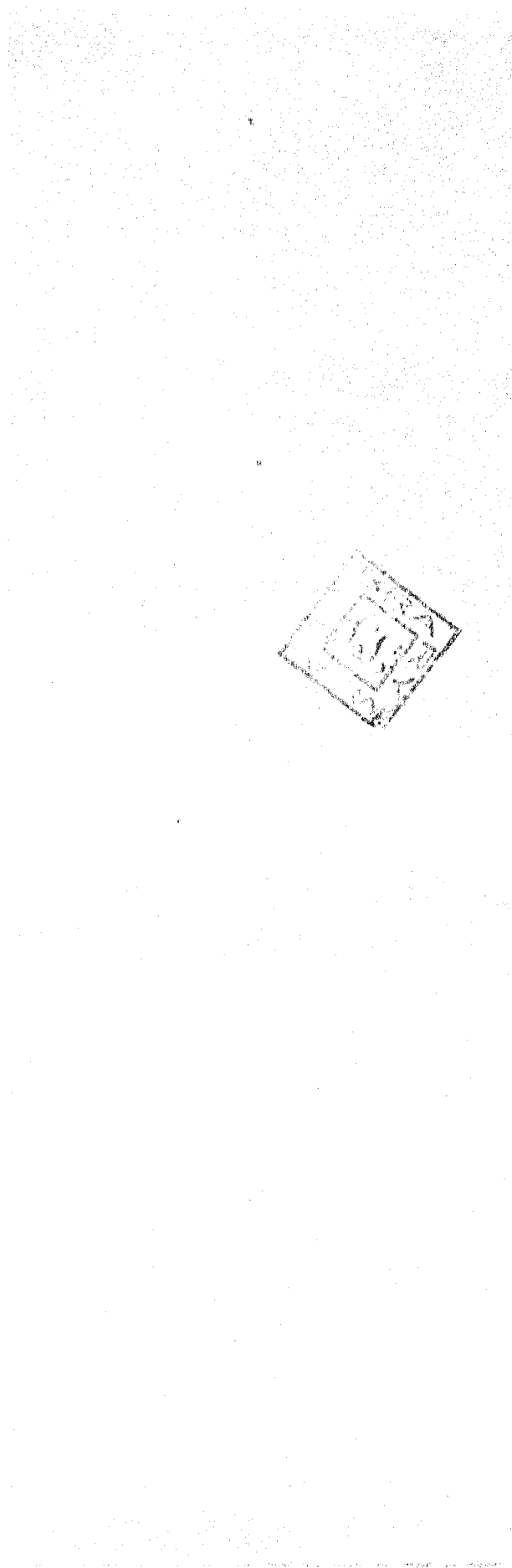
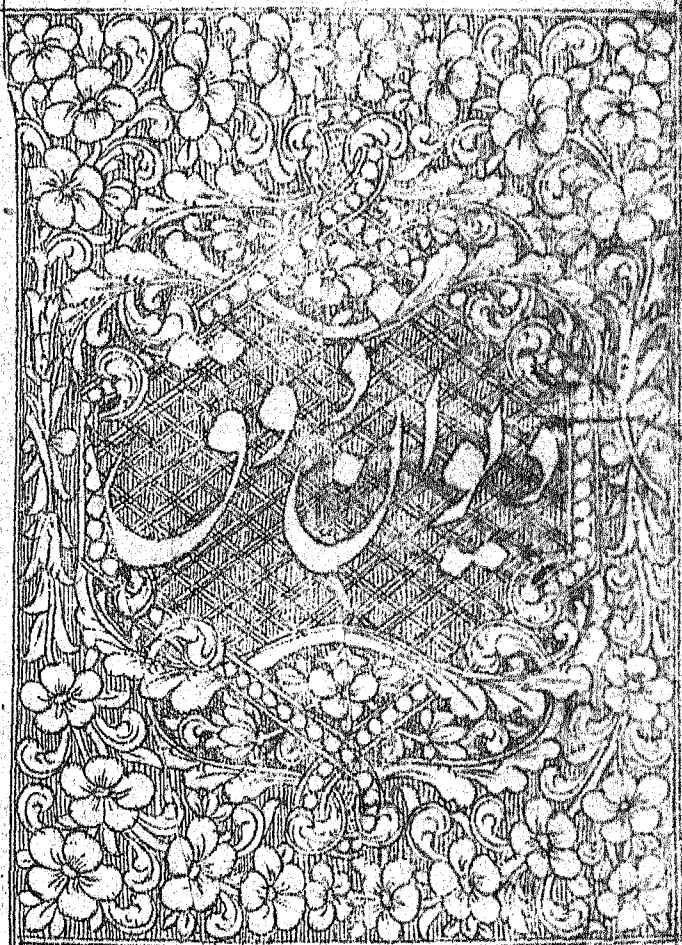


135°



بِقَوْلِ صَنَاعِ مَكِّيٍّ وَكَافُورِ خَلِّقِ بَدِينِ مَكِّيٍّ



بِقَوْلِ طَبِيعِ مَكِّيٍّ وَطَبِيعِ مَكِّيٍّ وَطَبِيعِ مَكِّيٍّ

BE
13

الف احمد کا سا بگیا گویا تیرا
 دم شیر قاتل پر بھی خون آئی
 کہ آیا پانچون غشت ہو کر آج
 کہ ہو گھر پر رومی زمین کی
 جھپک سے ویدہ صراف کی
 بزرگ سایہ مرغ پر نقش تیرا

ہوا احمد خدایں دل جو صبرِ قریب
 عطرِ عشق پر از بسکہ تیرا بندہ میرا
 ایہ سینہ کیسے خار زار دشتِ غم میرا
 وہ دن میں گیسو معجیبتِ عفت
 نشانِ بیرواجی گرد کھائی زور تیرا
 وہ ہونے نورِ شوق میرے ساتھ تھا

ہونے فر ترک بچہ پلہیں سے آدم
 عدو کی سرکشی سے نوق کتب ہو میرا

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U57493

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان نوق

میں نے دیکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے
 مگر میں نے دیکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے
 مگر میں نے دیکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے
 مگر میں نے دیکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے لیے کچھ دینا ہے



4 DEC 197

خال عارف زائندہ ہے بلکہ کافر
 چہ وہ تو توں سیکنی دن کو تو قضا بے نیاز
 فنا کر آپ کو دیکھ لہری لہری لہری
 انا اپنے مراد پر اسے پہنچا دیتا ہوں
 اس کے ساتھ تو لگا کر شہر آتش دل
 بڑھاتا ہے اس کے دودھ شیشہ جہاں تابنا
 بڑھاتا ہے اس کے دودھ شیشہ جہاں تابنا
 بڑھاتا ہے اس کے دودھ شیشہ جہاں تابنا

<p>چچ لکھتا ہے دھواں سیر چراغ کو رکھا چپتر افقی نگینا روزن ہر اک ناسو کا جمع ہو جب تک ترنگ سرخ رو جو رکھا کام لے نقار سے فریاد قمری صو کا</p>	<p>نہ دشت جنگ بھی شاخ آہو طوح کھنڈر آہ بکاں محبت کا اثر کھنڈر آہ بکاں محبت کا اثر کھنڈر آہ بکاں محبت کا اثر</p>
<p>فوق راہ عشق کو کوچہ چسکی خاک میں سے در تاج سلیمان بھینہ بھینہ مور کا</p>	<p>فوق راہ عشق کو کوچہ چسکی خاک میں سے در تاج سلیمان بھینہ بھینہ مور کا</p>
<p>پہ ضعف سی بات تو نہیں تلم اوٹھ نہین سکتا کیا اوٹھ سیر تر غم اوٹھ نہین سکتا صد حیف کہ غم جو کچھ قدم اوٹھ نہین سکتا سیر گر ان بارالم اوٹھ نہین سکتا جون حرف سیر کا غم اوٹھ نہین سکتا سیر میرا تے سیر کی قسم اوٹھ نہین سکتا پر پر وہ رنار صدم اوٹھ نہین سکتا ای راہ پر ملک عدم اوٹھ نہین سکتا کچھ فائدہ بیدست کرم اوٹھ نہین سکتا</p>	<p>پہ ضعف سی بات تو نہیں تلم اوٹھ نہین سکتا کیا اوٹھ سیر تر غم اوٹھ نہین سکتا صد حیف کہ غم جو کچھ قدم اوٹھ نہین سکتا سیر گر ان بارالم اوٹھ نہین سکتا جون حرف سیر کا غم اوٹھ نہین سکتا سیر میرا تے سیر کی قسم اوٹھ نہین سکتا پر پر وہ رنار صدم اوٹھ نہین سکتا ای راہ پر ملک عدم اوٹھ نہین سکتا کچھ فائدہ بیدست کرم اوٹھ نہین سکتا</p>

خدا جانے کہ کیا کیا ہوا
 خدا جانے کہ کیا کیا ہوا
 خدا جانے کہ کیا کیا ہوا
 خدا جانے کہ کیا کیا ہوا

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کتب خانہ میں بیٹھا ہے اور کتب کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے اس کو دیکھا تو اس سے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تیرے پاس کتب ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں، میں نے کتب خریدیں ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی کتب خریدیں ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی کتب خریدیں ہیں۔

کیا تو جو کچھ اپنے دوست کے لئے کرتا ہے	میں نے تو جو کچھ اپنے دوست کے لئے کرتا ہے
کیا دیکھتے ہو یوسف کنعان کو کہ اپنا	میں نے دیکھا ہے کہ یوسف کنعان کو کہ اپنا
کیا گرم ترش پوتا ترش کرتے لگے	میں نے گرم ترش پوتا ترش کرتے لگے

جو کچھ کہ ہوں ہم سے وہ کس طرح نہوتا	حکم ازلی فوق یوں ہو ہی چکا تھا
-------------------------------------	--------------------------------

ہم مہین اور ساری سے کوچے کی دیواروں کا	کام جنت میں ہی کیا ہے گنہگاروں کا
محبوب گھر دل آزار ہو تو یوں کا	دیکھو اک جہم تجھے یا ابھی یاروں کا
تہا تو سورفتان ہو کہ چمن میں ٹہل	زمین گل گجھ دھیر ہو انگاروں کا
ہرچ پر بھیرا جان بچا کر عیسے	ہو سکا جب نہ دراوا سے پیاروں کا
ہوں گین حلق بریدہ کی ہماری خوبار	گرتا شائع منظور ہو قواروں کا
میں کماندار سے تیر فرہ تشنہ خون	منہ کھلا تھا اس واسطے سو فاروں کا
کیونکہ ہر تار میں دل ہوں گرفتار کعب	جیلین نہ پہچت کے گرفتاروں کا
دیکھو جان بوسہ لعل نگین پر ہم بھی	جان نہائی ہی اگر شیو نکھاروں کا

نہ سیاہی نہ چکا کام قلم کا اور فوق	رو سیاہی سرد و سامان پر سیاہ کارن کا
------------------------------------	--------------------------------------

ایک دفعہ ایک شخص نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ وہ ایک کتب خانہ میں بیٹھا ہے اور کتب کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے اس کو دیکھا تو اس سے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تیرے پاس کتب ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں، میں نے کتب خریدیں ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے بھی کتب خریدیں ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے بھی کتب خریدیں ہیں۔

[illegible]

کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا
 کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا
 کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا

کہ سہ پہا کا معکم جدا اویب جدا کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا آہی ہونے وطن سے کوئی غریب جدا کہ سکا کے دل سے غم جیب جدا	سہ اور علم و ادب کتبہ جیت تین ہجوم اشک سے کچراہ کیون نہوالہ فراق تلک سے گندم ہی سینہ پال تبک کیا جیت مجھے جد خاک سے اگر
--	--

کہ ہند ایک کس کس کے بیچ ہم و فوج
 کہ نو سولے ہن سب ہم سے غفریت

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا پانہ خیر شری زلف دو تاسے رکھا دستہ رگس کا نہیں پیر پانے رکھا گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا خوب دھو کے میں آو تار پانے رکھا گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا	شکر پوچی میں اور تب کو جانے رکھا ریا پاں رہے شوق کی زبنت کا نشان لکھنوی کا کارنا بعد فتنہ یہ اثر ایشیاغ میں جو نہ ہو نفس سے باکر دل جو دیوانہ تھا میرا کیوں پیرا کو آنکھیں دیدار طلب گہو آئین میں نگ پرتاوا دھڑکے پہلے رہبر موجود ناتوان میں نہ تن ارباب دیکھ سکا نہ کھے خوبی و زشتی سی غنچ آئینہ وار
--	---

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دو تاسے رکھا
 دستہ رگس کا نہیں پیر پانے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار پانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دو تاسے رکھا
 دستہ رگس کا نہیں پیر پانے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار پانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دو تاسے رکھا
 دستہ رگس کا نہیں پیر پانے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار پانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ جو شخص اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں

نام میرا شکے مجھ کو جانی آگئی
جو کہو بہت سبب کی معنی لگی جون و شہر
ہی جو غم جو کچھ گناہ گنہگار کی سی چیک
حسن کی اس سیکے میں محبت و سبب
لیکے آئینہ جو دیکھے حسن کی اپنے ہا
تیر جو کہنے لگا عشق پر تیغ نگاہ
شخص سے تہ دل میں بھی گرم خفاط
موت او کو یاد کرتی ہے خدا جلے کر کو
[] لکھو جو وہاں کی لکھو لکھو لکھو
پونہ آب تیغ قاتل تا بہرہ آچھا ہوا
اگر دن بالکل نہیں چاہو گر آچھا ہوا
کم ہوا میں آب بخور کی آہی آبر و
آرہ گدشت میں لیسے تر نائق کے کا
روکتا تھا نہ عجب کو چھپا ہے عشق کا
سکے مجھوں نے سر سے شور مجھوں کو

میں مجھوں دیکھ کر انکے ایمان لینے لگا
مجھے یہ کس کے لیے آسمان لینے لگا
یہ بلا میں کی باغ اے بے باغ لینے لگا
وہ قدم تیر ہیں ہے پیر مغان لینے لگا
اپنے بوسے آپ وہ چنچہ ہاں لینے لگا
چشم کی گردش سے وہ کافان لینے لگا
شع کی گلگیر جو نہ میں ہاں لینے لگا
یوں ترا ہمار غم جو چکیاں لینے لگا
[] تر ہر سو سے کاسینا لینے لگا
اسے دل مجموع کے غسل کر چھا ہوا
داغ او ہر تار ہو کر غم افر چھا ہوا
آج مدت میں ہمارا حلق تر آچھا ہوا
ہو گیا مجھوں جو کاش سو کھڑا چھا ہوا
بھر دیا خون اسنے کو پیر کر چھا ہوا
وہی مجھے بھی یہ شور یہ سر آچھا ہوا

جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں

خداوند میں تیرا تو جان لیسے لگا
تیرا دل بھی گدشت میں غلام غضب آریا
تیرا دل میں کسے تیرا غلام غضب آریا
تیرا دل میں کسے تیرا غلام غضب آریا
تیرا دل میں کسے تیرا غلام غضب آریا
تیرا دل میں کسے تیرا غلام غضب آریا

جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں
جو شخص اپنے دل میں اپنے دل میں اپنے دل میں

خارجیہ سے فوج جبراً کرنا

زیف الف کھنکھار

بیانات تمام

سنا تھوٹے ہیں ہم سایہ کے مانند لوہین دل لگنا غشت اور یہ پھر اوسہ تھا خدا جہاتی رہی نفون کی لنگے سے ہمارے لڑے تو کمان باندھا جی سے کوئی جا	اسپر بھی جہاں کہ پستنا نہیں آتا کچھ فسر نہ تو بندے پہ تھا را نہیں آتا افسوس کچھ ایسا جہن اشکانین آتا جہدک نہیں آتا اوسے قصہ نہیں آتا
--	---

قسمت ہی سے ناچار ہوں اذوق و گریز -
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ساتھ آتے دل بھی نہ پیکان نکل آیا شب بٹنے تیرے چو کیا تو بہ کاساقی عصمت بھی ہے کیشی کہ اک یو کھنکھار تھا کو تو قاتل میں شہادت کا دشمنہ	تھا کام تو شکل مگر آسان نکل آیا منزب سے سحر و نشان نکل آیا دراختل سے عزیزان نکل آیا کھنکھار کھنکھار کھنکھار شہیدان نکل آیا
--	---

ہر اک سے ہے قول شنائی کا جھوٹا زمنہ دال خار اکہ میں کہ ہو گا مجھے غمت خلد سے بھی ہے بہتر رسانی ہوئی جیکہ وامن تک اوسکے	وہ کا فوسے ساری خدائی کا جھوٹا یہ ساغر نیے کربانی کا جھوٹا تے در پہ نگر آگہانی کا جھوٹا ہوا ہاتھ اپنی رسانی کا جھوٹا
---	---

خارجیہ سے فوج جبراً کرنا

بیانات تمام

قسمت ہی سے ناچار ہوں اذوق و گریز -
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ساتھ آتے دل بھی نہ پیکان نکل آیا
شب بٹنے تیرے چو کیا تو بہ کاساقی
عصمت بھی ہے کیشی کہ اک یو کھنکھار
تھا کو تو قاتل میں شہادت کا دشمنہ

تھا کام تو شکل مگر آسان نکل آیا
منزب سے سحر و نشان نکل آیا
دراختل سے عزیزان نکل آیا
کھنکھار کھنکھار کھنکھار شہیدان نکل آیا

ہر اک سے ہے قول شنائی کا جھوٹا
زمنہ دال خار اکہ میں کہ ہو گا
مجھے غمت خلد سے بھی ہے بہتر
رسانی ہوئی جیکہ وامن تک اوسکے

وہ کا فوسے ساری خدائی کا جھوٹا
یہ ساغر نیے کربانی کا جھوٹا
تے در پہ نگر آگہانی کا جھوٹا
ہوا ہاتھ اپنی رسانی کا جھوٹا

بیانات تمام

بہارِ دل کی ہر شاخ پر سب کوئی نہیں پہنچا ۲۰	
آخروں پر پہنچائی کر گدن کی شاخ	رہتی ہے کشمکش میں سیرِ مرگ پہنچا
اشعار مجموعہ	
سو کھئے گئے نخلِ آسِ زر کو کمین کی شاخ شانین بھی گر گنائیں تو لیکر ہر کی شاخ ٹوٹی کمانِ دلبرِ ناوکِ نغان کی شاخ ہے یہ بھی سکی ایک شجرِ کوفن کی شاخ ڈالے جو سائے نیشِ پس کی شاخ ایسے ہم ہا بہت گئے انہوں کی شاخ	کھتی تھی چو شبِ مری طرح اکین بیا چشم و لبہ آہو نگاہ کو بر صید کی کمر سے گئی ٹوٹ جگر کی سواک سے بڑھایا ہے زائد کا جتا تا شہر کیسی سے ہوسا رختِ خشک شاخِ نبات کوئی قدیان نہ منہ لگائے
اشعار قصیدہ	
نارے جو تازیانہ نخلِ صبر کی شاخ پر دین کا خوشہ کا دیر کمین کی شاخ	گلگون سے تیرے بڑھ سکے اک قدم صبا کرے جو تو نہال تو لائے ابھی کمال
رویت وال قصیدہ	
سینے میں بھی نسلِ رومی لکھ چکے ہیں پھر وہی آنسو کی جھری دکھائیے بعد کوہِ شہین گریہ کی گڑھی میں لکھ چکے ہیں	کیا لے لے تم جتنے گھڑی گھڑی کو کیا رکھ لپٹے گریہ کو شہین کے لگ گئی کوئی گھڑی اگر وہ ظالم ہوئے تو کیا

دہ رازی کی شاخ پر پہنچائی کر گدن کی شاخ
رہتی ہے کشمکش میں سیرِ مرگ پہنچا
بہارِ دل کی ہر شاخ پر
سب کوئی نہیں پہنچا
۲۰
کھتی تھی چو شبِ مری طرح اکین
بیا چشم و لبہ آہو نگاہ کو
بر صید کی کمر سے گئی ٹوٹ جگر کی
سواک سے بڑھایا ہے زائد کا جتا
تا شہر کیسی سے ہوسا رختِ خشک
شاخِ نبات کوئی قدیان نہ منہ لگائے
گلگون سے تیرے بڑھ سکے اک قدم صبا
کرے جو تو نہال تو لائے ابھی کمال
سینے میں بھی نسلِ رومی لکھ چکے ہیں
پھر وہی آنسو کی جھری دکھائیے بعد
کوہِ شہین گریہ کی گڑھی میں لکھ چکے ہیں
کیا لے لے تم جتنے گھڑی گھڑی کو
کیا رکھ لپٹے گریہ کو شہین کے لگ گئی
کوئی گھڑی اگر وہ ظالم ہوئے تو کیا

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

سینہ صاف خون کوڑا تھوکتے نکلتے ورق چرخ ہو گونسنہ آشوب نہو یوں بران قفس تک کوئی پونچا گلبرگ ظاہر آ رہا نہ کتابوں سے ہو ڈروغ سے جھلسا رہی پرانے کی گواہی دے ہے مہرہ کرنا ہی ٹٹے پچھے آئے ہو شکا	یو صفائی سے سزاوار مسکن کا کاغذ سدرہ چشم مہر سیم بدن کا کاغذ جیسے غربت میں شفیقان وطن کا کاغذ کر نہ آتش میں لباس پہ بدن کا کاغذ مہری و ساوہ مہر چرخ کن کا کاغذ ٹٹے یوں چسے لب لب اسکے دہن کا کاغذ
--	--

فوق دل سوختہ دیوان لکھے اپنا کیا خاک متمل نہیں گرمی سخن کا کاغذ
--

ردیف رای مہملہ

گاہے نہیں فتنہ نشین وین کی تکی ستونگ ہر پھر کیا لوگوں کا خون اوہ کو سر گرم جنگ ہر ویرانہ نمونہ کافر سے چھو لاکھوں جو پیشتر سے ہر رنگ لفت سونہا ہون گری بھی چرخ شہا ہر جو سمجھیں حسن تیار کی ایمان و نہیں ہر قورین ہر	نگار آجواہ کچھو کچھو لہریں مٹیا خدنگ ہو کر کہ جسے ہاتھوں سے اٹھائے نہیں روئی کیا گنگ ہو کر تو ہو ورن ہر گرج جگہ سے اوسے لالہ رنگ ہو کر کہ رنگ سے گران ہمدین عقیق یاقوت سنگ ہو کر پونچے کعبہ میں و مسلمان ہمیشہ چرخ رنگ ہو کر
--	--

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

یہاں لکھنے کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے

صفحوں کے برابر کیل نہوا ایک سے ایک	دل کے جو غم ہیں وہ بھی جدا ایک سے ایک
رویف لام	
<p>پھنسے نہ حلقہ کیسوی تاہم درمیں دل نعل میں جیسے مڑا دل نعل کا دشمن ہے نکل جائے دل خطا ہے سینہ سے ہمیشہ روزن سینہ سے کیون بر حشم براہ ہوا شکار بھی ہے وہ بلا کہ جائے گھر اور گنگا مثل شر کر کے ہو کے سنگ نہر بزرگ غنچہ پیکان و غنچہ تصور فلک کے رنگ سے ظاہر ہے ماتی آثار بزرگ بیضہ نور و زور تو دل افشے ہزار دشمن جان سے ہے ایک دوست برا نہ تو تن خلد میں جو رہن تو رہتا خلد میں کون یہ جسم راز کیا میرے پیر میں میں دل</p>	<p>بلا سے گروہ نوالا دوان مار میں دل نہ ایسا ہو کسی دشمن کے بھی کنار میں دل رنگ شعلہ کہیں آہ شعلہ بار میں دل اگر نہیں کسی موش کے تھمار میں دل پر وئے زلف مسلسل کے تار میں دل رہا اگر یوں گرم ترش فرار میں دل نہ کچھ اپنا شگفتہ کسی بہار میں دل خوش اپنا کیونکہ ہوا سنگیوں میں دل ہزاروں ایک ہمار ہے کس قطار میں دل جو پوچھوں کون ہی سوئیں ہزار میں دل لگے ہی صحبت خوابان گھدار میں دل گرہ ہی تار میں یا میر کجیم زار میں دل</p>

اور سب کو وہ کے ہرہ کل کے پارہ دل
 وہ تیر ہیں یہ صورت یوں کی قندیل
 کہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل
 یہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل
 یہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل
 یہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل
 یہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل
 یہ لکھنے کو لازم یہ صورت کی قندیل

یہاں لکھنے کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ لکھ دینا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

100

<p>شستہ ہین و کو چھیر چھیر کے ہم دیکھ اے دل تجھ پر رخصتہ لطف</p>	<p>کس منے سے عتاب کی باتیں کہ یہ بین تیج و تاب کی باتیں</p>
---	--

مگر کیا جو عشق میں لے دے و وقت
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہم ستمناہوں صبر و تاب کی باتیں

ہے جہن اپنے غم جوہر کو توڑ دین
 میں کان وں پیار کو پتھر کو توڑ دین
 کیا دو جام ہو جو کبھی سر پہ در چرخ
 راہ جنوں میں جلا دو ٹھکان جو زمین قدم
 کیا بستی جو اہل کرم سے کبھی چرخ
 ساتی لڑائیوں سے تری چاہتا سر جی
 احسان ناخاکے اوٹھائے مری بلا
 ہر سو پھر عشق کو تیرے بل تیرے سنو
 باز کل کامیاب می توڑیں عہد کالی

پھر اوسے کو یاد کرو کہ وہ دل میں دوق
نشر ہوئے ہیں کہ میں نے نشر کو توڑ دیا

نشر جہانگیر کے منہ سے نشر کو توڑ دین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یونان و روم

تذوق
پیشانی منہ سے کہتا ہوں کیا ہر مٹی
تو نے اپنے جسم سے کیا ہے جو دنیا
وہ خانہ ہے جس میں رہتا ہے ہر
انسان

[illegible]

2

12

م

四

تمام
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں

تاریخ

روایت نمون

کہا یا نہیں کہ گھڑیاؤں سے کیا خطرہ ہیں
والہ ایک خاموشی ترمی سے کہ جو میں

خدا پروردگار کے اور بھی ہوں چاہتا ہوں
یاں اب یہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

نے باوجود غور کی مین ہوا و ق جوشنہ
کی توجہ سے وقوف نے ماعق شہابین

١٢٦

جان و مال و ایمان و دولت پر دل کو بند
کے و حرم رخ کو زمین اف کو وین تک کو بند

اے دل لے مومن پھر دستِ مائل نہ بنو
چاکرِ کارٹھے کروں کے کہ نہیں ہو سکتا

نام

آنے موت پہنچیں جتنے ہیں کیا ان میں
ہے جانا تھا کوئی دن کا چڑھان میں

لکے پیہم تیری ناوکے ترکان دل میں
گھری کر مٹییا ہمارے غم جو بان دل میں

نام

نامہ شام
کے وقت بیان فرمنا کہ جو کہ
میں کہتے ہیں کہ جو کہ
عالم جو کہ کہتا ہے کہ
بات عاشقان شایخ ابو
مصلح

10

کون نہ لڑا این دو پھین غزاکرے میں ہی
ہمیشہ سے یہی ہے کہین (ر) جاکر این
استے بڑا میں وہ غصے کہ اگر نام دو کا
لکھتا کا غلط ہوں تو حرف بڑا جاسے میں

نام

بیوان و نون

اسی طرح عظمیٰ میں بھی بعض نالیسیں ہوتی ہیں
اور وہ سب بے تکلف تیار ہوتی ہیں اور عجب میں
جو ہمارے عصبوں میں ہوتے ہیں وہ بھی عجب میں
ہوتے ہیں اور وہ بھی عجب میں ہوتے ہیں
تاکہ ہم

72

ہر ایک ملک ہونے سے افسوس ہے کہ
 ہر ایک ملک ہونے سے افسوس ہے کہ
 ہر ایک ملک ہونے سے افسوس ہے کہ
 ہر ایک ملک ہونے سے افسوس ہے کہ

[illegible]

کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے
کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے
کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے

کیا سبب کہ نہیں کہلتا یہ ستم بہکو
بھاگے ہی دوری سے دیکھنے صو بہکو
شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھوئند نے عفتا بہکو
درد اب تکو ہمارا ہو تھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا ہر وساکو
ہر نفس با درخالف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکے جیہا بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھوئند نے عفتا بہکو
درد اب تکو ہمارا ہو تھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا ہر وساکو
ہر نفس با درخالف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکے جیہا بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھوئند نے عفتا بہکو
درد اب تکو ہمارا ہو تھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا ہر وساکو
ہر نفس با درخالف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکے جیہا بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

دیوان دوق

کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے
کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے
کلیں کی اس سبب کہ درود پڑھ کر اسے غصہ نہ آئے

10

[illegible]

سب غنم منکر
ششم غنم دوزخ یا خدیب کیا و خاک کوئی
ان دون کا دریا کیلئے پونے ایک ایسی ہی زمین
فائل ہے
ہاں دن کو ایسے وقت میں جب کہ سورج
کھڑی ہو۔ یہ چاند نیچرل و دووی
اس جگہ پر کیا چاند نیچرل و دووی
پستے سے بھی ہو

ذوق

۱۰۰

بأن وزن كوكب من كوكب شادان روح
ظليل أخش باء

10

دن کا جیسے اب رات کہ عورت کا ہے
و جب سے تو اس نیند دور ہو کر
ہاں صیاد تو ایام سے پہلے
میں تو توں تھا کہ پتھری لایا ہے
ایسے غافل کو نہ کھلاؤ گی ہر سانی
پتھری لکھا ہے میں جگہ لکھی ہو

ای قابل خلق بریدہ سے اک شعلہ دل جو کشت ہو
تو روشن ساقیہ حبیب شہینہ دیکھ نور کشت ہو
ہو تو اس سیر و صبح محبان مجھ سے رخصت ہو کشت ہو
کیون کہ پیون آؤ کہ خور بھی نہان یرو و کشت ہو
بہر شراب ناز و کھاٹو ساغر چشم کامر کشت ہو
تہا زہ پاک بلوٹ ہو تا صوفی و کش میکش ہو
تم وہ درخشم دل پر سیر کرتے ہو و کھلا کشت ہو
پر پریش تیغ ناز سے اپنے دل میں عیش کشت ہو
دل نعل بیتد کے جون ذکر یا چپ کر چشم کا فر کشت ہو
اب ارہ جنبش ایر و سہ کیونکر نہ ز کشت کشت ہو
لبیک و اوان ناقوس جیس یا خد قتل نالہ کشت ہو
دل کھینچے مین کون کوئی ہو پر ایک نوای و کشت ہو
پن سیکہ گھر کے آرائش دشمن جان ہو عاشق کو
محراب طاق کمان نجبائے دستہ ز گشت ہو
ماند

۱۲

تو دل ہو صاف یہ ازاد و نہ تصفا
یہ بڑی کتاب کہ قصوں میں کیا کر دل صاف
نفس کے آئینہ و شکر کو نگارہ
یہاں کہ جسے عالم اور سب جا بجا
نما

[Handwritten signature]

نام	نام	نام
نام	نام	نام
نام	نام	نام
نام	نام	نام
نام	نام	نام
نام	نام	نام

۸۳

نام

نام

نام

نام

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

<p>ہر بہشتیہ پروردگار کی مانند بی بیوں پر پیدا شدہ اور زیادہ قطعہ</p>	<p>سب ان جهان پرست گزشت علی ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>	<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>
<p>جبر کے سب جو ان عشق غم اور زیادہ اتاسہ مازانک میں دم اور زیادہ رکھیں تو انچہ جاسے شکم اور زیادہ انچہ تو سن و شست کا قدم اور زیادہ بیوف ہیں اب ہمید جرم اور زیادہ سوچیں اور پھر لوح و قلم اور زیادہ ہاں جگہ مری سر کی قسم اور زیادہ اوتنا ہی تو چاہیں ہم اور زیادہ کیا ہو جو برہمن چند قدم اور زیادہ کیا ہو گا جو ہوگی تپ عسہم اور زیادہ اوس تیغ دو دم میں نہیں دم اور زیادہ مغرو و اب وہ صغرم اور زیادہ سے عشق کا پھر اسکے تو دم اور زیادہ</p>	<p>سے رخن قضا سب گزشت علی سے کست بیکار و ناتوا کی قسم جو پست کو بیکہ میں ہی بات کب اور میں سر خاند سے شکار سر سحر صدیل عاشق میں جو بے غصہ وہ گزشت گر سر سر سے خاک خراپہ کو صوفی انجوب جو خوار نہ تیرش میں کمی کر کیا قمر سے چننا کہ و چاہت ہو گزشت چالیں قدم ساتھ و تابوت کی آئی سرعت ہی اچھو غرض میں جو جرم بر کتاب ہر عاشق و راحت کہ صغرم کیون سن نے کما تجسا خالی نہیں کوتاہی گلہ لگ کے سڑے دم خیر</p>	<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>
<p>قطعہ کے لیے سے ہی انکھنہ ورم اور زیادہ</p>	<p>اس عاشق پیارہ کا ہی آج برا حال</p>	<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>
<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>	<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>	<p>ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ ازین پس کو قسم اور زیادہ</p>

خداوند من و تو را که در این عالم
چو کوه و دریا و کوه و دریا
چو کوه و دریا و کوه و دریا
چو کوه و دریا و کوه و دریا

ای که در این عالم
چو کوه و دریا و کوه و دریا
چو کوه و دریا و کوه و دریا
چو کوه و دریا و کوه و دریا

دو جوان دوق
دو جوان دوق
دو جوان دوق
دو جوان دوق

فلک کجاست کسی کا فکری چسبیده
اور سبز چمنی نه چمنی و تو اوین بخت خدای
براستی براستی براستی براستی
پیرین پیرین پیرین پیرین
هرم اخی خاکساری اپنے حق میں کیا سمجھے
مگر شور قیامت کو تری آواز پائے
ترا بیا عزم تجھ میں موم جانکنے
چمکے کو صبا غنچہ کی آواز دے
اسے بھلی پ کیا میاں جی نسبت تار سمجھے
حساب دوستان رول گروہ دلربا سمجھے
کہ عاشق اپنے ہوا میں سکھول کی جا
فلک کو جی یو میں آگ الہی ساز پائے
ہنہیں ٹانگے نہ سمجھے خندہ دندان سمجھے
دل شکستہ میر اپنے حق میں میاں سمجھے
کرتی لیکے خط کیا مدعی ہو جا سمجھے

برال کر دیش میں انداز نافرمانی سمجھے
ستم کو کجاست سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
برائی میں ہماری وہ اگر اپنا سمجھا سمجھے
تجھے لے شکہ دل آرام جان مبتلا سمجھے
وہ عیسے خاکسارن جیت چاک پائے سمجھے
تھے کشتہ جوین اب عزم و یک یک سمجھے
انیم جگش میں اگرچہ ہوا دم عیسے
یون ہوا اس ستار سے کاوان گل
تو سے نسبت انکار کیا جانے تیاں فل
حساب ملا پوچھے جسے میر دل کی جو کا
اکر دل کو نکالا پیر کر مکان تو سنے دو
کر سے آہ رسامیری جو سیر عالم بالا
ہنہیں ہی خم دل تدبیر ریحان کو کہد
جوت دنیا کو موم ہوا میں دشمن کا دل
خوایا جو نیکر نامہ بر لکھا نصیب ہون کا

دو جوان دوق
دو جوان دوق
دو جوان دوق
دو جوان دوق

کھنکھولہ کی اگر مرشت خاک و مریخ میں
 رکھے ہے جو حیلہ و یکا بل مرت کا
 نہیں یہاں تک کہ بھر کا نہ حباب تودے
 شے تو واقعی اکبار آگ داب تودے
 پونچھ جو گنگا منہ بند فنا و وق
 مثال نقش قدم کرنے پاتر آتودے
 کب حق پرست زابخت پرست ہے
 دل صاف ہو تو چاہیے منی پرست ہو
 ویش جو وہی جو ریاضت میں ہے
 جز لطف سوجھا نہیں سے مرغ دل بچے
 دولت کی کہ نہ مار سیر گنج سے امید
 غفلت نہ کہ کیا ہی نشان نام کے لیے
 یہ ذوق ہی پرست ہی زابخت پرست
 کچھ ہے بلاست لیک محبت پرست
 زخم دل پر کیوں مرم مرم کا استعمال ہے
 قبر میں شوق جو تیرا مضطرب حوال ہے
 ہنسے جانا تھا کف پامین تھا خال ہے
 مشک گر مہنگا ہی کو کیا لون کا بھی کال ہے
 لوح تربت پر بھی لکھا سوہ زلال ہے
 لیکر لب و کچا سویدہ دل پا مال ہے

سیدہ دل لہا کر کے کہیں
پیشانی پر تباہی ہے
نہیں جانے کون سا
دوا دے اور عجب
سختی ہے جس کی
دل اور جان
کے ساتھ ہے

بیک سوز و زور
کے ساتھ ہے
دل اور جان
کے ساتھ ہے
بیک سوز و زور
کے ساتھ ہے
دل اور جان
کے ساتھ ہے

یہ تجھ میں کیا ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں کمان وہ ستم طفلی کہ ہم دہن سواروں میں مرا وہ گریہ خندہ عشرت سے بہر ہو میں وہ آلودہ دہن ہوں بنائیں تار سب کا یہ صید ناتوان شل پر افتادہ اور جانے ہوا پتکھے کی خواب آگے کیا ایک جنبش میں نگاہ بولہوں میں نہی جی تیرے خاک آڑا	کہ بھی تو نہیں سہا کو بھی آیا دہن سے لیا کرتے تھے کار تو سن ہوا دہن سے اگر آنسو مر پونچھے وہ گل خسار دہن سے فرشتہ پاک دہن لیکے میرے تار دہن سے نگاہی گر نسیم دہن گلزار دہن سے کر سے سو فتنہ خواہید وہ بید دہن سے چھپا لے تو چہاں شعلہ خسار دہن سے
--	---

نہو کول جلو کے دوق ہمسایہ کو لہری
کہ کرباوس پونچھے شمع گلزار دہن سے

ہوں لاغر خجکے قامت یکہ جس کے بوجھ سے یہ سیری میں گمان خاطر میں جاتا جو تو زندہ تو دوڑے ہے اور سیری مر و آئین باز رہے و تاق کی گردن میں لانا لاقین سکھ دنیائے کمان حق اوٹھا کر بار ص اپنے دہن میں میرے گل نخت جگر	جون کبادہ چکے ہی پاک گل کے بوجھ سے آہنی قلاب بھی میرے تھنس کے بوجھ سے بوجھ شایہ جسم کم ہی نفس کو بوجھ سے بوجھ ہسکام ہی ایسی جوں کے بوجھ سے ریگیا تو گدھا دل میں پھنکے بوجھ سے جی دھڑکتا ہی کہیں چولی نہ کو بوجھ سے
---	---

دلہان دوق
یہ تار کھنکے کوئی دل سے گھر سے
تو جی تو پھر سے کچھ سے گھر سے
اک آہ بھی ہے کیا پاس گھر سے
ہے شمع تو دار میں گل سے
جس کا نہ دوس کے دار فلک کی لہری پر
انکھوں میں شبنم ہاتھ میں ہر گز
نقد و زکوٰۃ کے ساتھ ہے
انکھوں میں شبنم ہاتھ میں ہر گز
نقد و زکوٰۃ کے ساتھ ہے

رو دین روز است قوی ابر
کشتہ

<p>مستہ ہون میں کس چشم سیہ کا یا یہ کھلت نہیں دل بند ہی رہتا ہو ہمیشہ نا کوئے اشے سے پھوڑا سا ہے گیتا</p>		<p>پنکے ہی جوتسی مری تربت تجر سے کیا جانیں کہ آئنے ہی تو آسمان کھر سے کیوں ریم اٹکلے نہ آہن کے جگر سے</p>	
<p>اے ذوق کسی بہم ورنہ کا ملنا بہتر ہے ملاقات سبھا و خضر سے</p>			
<p>گیر از اس اور وہ تیر میں گھر کر تیر اوں نگہ کار دل مضطرب میں گھر کر بتلی سیاہ دکھیو ادوس چشم مست کے یوسفی ل میں حقیقتی بزدان کی دوتا بلبل کشانیہ ی گلشن میں کیا عجب دکھائے جوش گریہ اگر میری چشم تر گنبدین گرد باد کے جنون نے گھر کیا آنکھ اپنی اسکے ب عجب گھر کر گئی خال صے کو شتابی سر دھوکمین</p>		<p>انسان وہ کیا نہ جدول دلبر میں گھر کر نامو عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کر بخندو اعجب ہے یوں گل غمر میں گھر کر ہیر کی خون کنی کوئی گوہر میں گھر کر اوس رخ پرل جو زلف مغرب میں گھر کر مرد کے خلق سیکڑوں پل بھر میں گھر کر گرستہ ایسا کون جو چکر میں گھر کر جون عنکبوت برگ گل ترین گھر کر جون خرچہ یہ ترے خنجر میں گھر کر</p>	
<h2 style="text-align: center;">ہام</h2>			

ہر کون سے انسان جلد برکات کی
 ہر کون سے انسان جلد برکات کی
 ہر کون سے انسان جلد برکات کی
 ہر کون سے انسان جلد برکات کی

غم جدائی میں تیری ظالم کھون میں کیا مچھپا گیا نہیں ہے
 جگر گدازی ہے سینہ کا دی ہے و کھڑی ہے جاگنی ہے
 زمین پہ نور تر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
 کہ میں جو روشن ضمیر اور نفاذ سرخ اذکی سر دیتی ہے
 بشر جو اس تیرہ خاک لکھ میں پڑا یہ اسکی سر دیتی ہے
 وگرنہ قذیل عرش میں بھی اسکی جلوس کی روشنی ہے
 بھونے میں تر گریہ ندامت سے اس قدر آہستہ و دامن
 کہ میری تر دہنی کے آگے عرق پاک دامن ہے
 مجھے ہن اس اپنی سادگی سے ہم آشنا جنگ و آشتی سے
 اگر نہ وہ تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے
 لگنا نہ اس شکوہ میں تو دل جو ٹوٹنا ہے تو ٹوٹ کر مل
 کہ کیسا ہی کوئی خوش شمالی صنم ہے آخر شکستی ہے
 نہیں ہے قلعہ کو خواہش زروہ مفلسی میں بھی ہے تو انگر
 جہان میں مانند کیسا گر ہمیشہ مفلج دل غنی ہے
 (کوئی)

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

<p>دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا لبزیر جعد نشاط برنگ ہلال عسید موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون دھنسلے پیر سے کہے دھنسلے خال کا کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا مسکن پیراج ہر دل میں نہیں ہر غم</p>	<p>وہا ہوں لستے میں کہ برابر معاش ہے تو آپ ہی بت پرست و بت تراش ہے سینہ میں میرا سخن غم کی خراش ہے اوڑھ جاتی ٹھوکروں ہی میں عاشق کی لاش ہے ہو جا مارا دل تو نگاہوں میں فاش ہے گویا کہ دست چشم فوہ مگر میں ماس ہے شام باش جب کوکتے ہیں ہاؤش ہے تیرا فیض عشق جو صاحب ہے اس ہے اوس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے روز ایل سے اسکی بین ہووے ہاش ہے</p>
--	--

<p>لے فوق جانتا ہے وہ ہر دلیرو دل جسکا پارہ پارہ جگر یاںش ہے</p>	<p>رکتے گی یہ نہ بال برابرگی ہوئی پر کیا کرین کہ مہر ہنہ پر لگی ہوئی ہے یہ تو اسکو چاٹ سگر لگی ہوئی</p>
---	---

دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے
 اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا
 لبزیر جعد نشاط برنگ ہلال عسید
 موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق
 کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون
 دھنسلے پیر سے کہے دھنسلے خال کا
 کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق
 اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے
 بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا
 مسکن پیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

دیوان ذوق
 شمعان عشق کی لاش ہے
 لبزیر جعد نشاط برنگ ہلال عسید
 موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق
 کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون
 دھنسلے پیر سے کہے دھنسلے خال کا
 کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق
 اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے
 بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا
 مسکن پیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے
 اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا
 لبزیر جعد نشاط برنگ ہلال عسید
 موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق
 کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون
 دھنسلے پیر سے کہے دھنسلے خال کا
 کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق
 اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے
 بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا
 مسکن پیراج ہر دل میں نہیں ہر غم

میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے

ابو باران کی دیکھو لطف و محبت ہے مکاشفہ جو میں نے لکھ لکھ کر کچھ نہ دیا جو محبت تو کہے ہے کہ نہ تھے واقفہ چاہئے عشق کا کامل ہو تو دین نہیں نہ بجزگی کوئی مراد نیا میں خجہ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو نہ نے مزاجی کو کرین لکھ تیرے ظلم و تم	کہ اور اپنی گنہگار ہی حیرت کے مرے لے رہا دل جس وجہ حیرت کے مرے دیکھ تو کیسے چکھتا ہوں محبت کے مرے شادی وصل کی لذت غم وقتہ کرنے پر مئے دار بناتے ہیں غفلت کے مرے چاہتا ہوں کہ لے لیکے جہت کے مرے بھولنے کے نہیں پہلے وہ عتا کے مرے
--	---

پھر پھینچا زخم کا انکو مبارک ای ذوق دل زخمی کو ترے بازو غم کے مرے
--

اول ہی سے بھر کو ہے غیبت خلافت کہ وہ گزرتے ہیں سلاف و گزرتے چل میکہ میں شیخ سبر کر مصیام انہوں نے دی چڑھا جو پ لڑہ مر کو پھینکے جو ایک خبش شکر کان میں وہ پری ہے جو سبر کمال پہنگا اگر فقیہ	لیتا تھا کام منہ کا شکم میں یافت سے جنگی کہ شہا ہی زبان لام و کاف سے مسجد میں تنگ بیٹھا ہی کیوں عتکاف سے کھولے نہ انکھ ابرسیہ کے کھاف سے اس نے اپنا توان کو پری کو قاف سے ہے تیغ تیز تنگ ہر او سکون خلافت سے
--	---

کیا غرض کہ غم و غصہ سے
اپنا اندازہ جو محبت کا محبت
چاہیں کہ اس کے سوز محبت کے
پہنچیں کہ محبت میں ہی خجہ ناز
تو یہ جانو کہ اس کے عتاف کے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے

کیا غرض کہ غم و غصہ سے
اپنا اندازہ جو محبت کا محبت
چاہیں کہ اس کے سوز محبت کے
پہنچیں کہ محبت میں ہی خجہ ناز
تو یہ جانو کہ اس کے عتاف کے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے

میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس کی وجہ سے

خداوند جان و جانگاہی که این دنیا را
 خلق کرد و این دنیا را در این دنیا
 در این دنیا در این دنیا در این دنیا
 در این دنیا در این دنیا در این دنیا

ہمیں عرض کیا کہ جاہلین کے ہم ہم کو الٹے تہکدہ سے
 یہیں توں میں خدا کا اپنے نور و رت نہ کیجیے
 تو کیجیے کیسی کیسی آفت جہان میں مہنے تھارے عشت
 اور آگے کیا کیا غم و الم ہم تھاری دولت نہ کیجیے
 و کھانا احوال او کو اپنا یہ اونکی الفت کا امتحان ہے
 کہ ہوگی الفت تو نہ کیجیے لنگے نہوگی الفت نہ کیجیے
 بلا سے گردنیاں کا سائین ہے پاس اپنے فالنامہ
 ہم اپنے نقطوں سے دل کی فال تو نہ کیجیے
 ہلال کو دیکھیں کیوں فلک پر اگر ہے منظر رعید کھو
 تو اس کے تیغ شتم کا دل میں لب جراحت نہ کیجیے
 ہمار باران کو کون دیکھے بغیر باران ہو تیر باران
 ہم اس کے بلے سر شگ کان کی اپنی شدت نہ کیجیے
 اگر چہ میں ہر بھی جاؤں گا تو کھیں گے جتنا ہے دم چرایا
 وہ جب تک اپنے ہستانے پیری تربت نہ کیجیے
 (منجھے)

وہ منظر چنان لنگے پیر عیادت
 لنگے لنگے لنگے لنگے لنگے
 لنگے لنگے لنگے لنگے لنگے
 لنگے لنگے لنگے لنگے لنگے

وہاں درون
 کہیں حضرت عیسیٰ اگر آئیں
 کہیں حضرت عیسیٰ اگر آئیں
 کہیں حضرت عیسیٰ اگر آئیں
 کہیں حضرت عیسیٰ اگر آئیں

کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے
 کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے
 کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے
 کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے

<p>اوس سنگستان پر چین نیاز ہے وہ اپنی جاناز سے اوز نیاز ہے دروازہ میکہ کو بند ہے عالم خواست در کو قوت نیاز ہے غلام خزان دل بیکار غم نیاز ہے غلام خزان دل بیکار غم نیاز ہے وہی دوزخ اس کا بھی نیاز ہے درنا ہون غم اس کا بھی نیاز ہے ہر سگے گند لگا کر وہاں نیاز ہے ہر سگے گند لگا کر وہاں نیاز ہے</p>	<p>کچھ محبت میری صلاح گردی ہے عین احسان ہے وہ ہر بھی گردی ہے مجھ کو فرصت تری کب تیغ نظر دی ہے اوسکو کافور سپیدی مسرتی ہے</p>	<p>میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے تو کی عجب کہہ ہونے نواز ہے بیزار ایک کیلید درج ہے نیاز ہے کر ہی شام پیا سہیں مینا بھر سا</p>
<p>میر ہستی جاتی ہے بوشق ستم اول کم دیتی شربت جو کسی ہر بھری کھتری و مبدم خرم پر اک زخم ہے دم لینے کی تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی طار</p>	<p>کوئی غماز نہیں میری طرف اذ فوق کان اوسکے مری فراوی بھرتی ہے</p>	<p>نئے جو تھکے عاشق کجوبان کرتے غرض تھی کیا تری تیر کو آنکھیں اگر یہ جانتے چن چن کی بھو تو رین کے یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کش</p>
<p>سیح و خضر بھی سنے کی آندو کرتے گمر زیارت دل کیونکہ سنے وضو کرتے تو گل کبھی نہ تناسے رنگا بو کرتے انھیں گے خواب ساقی سب بو کرتے کر چاک پر وہ حقیقت کا مین ہنو کرتے تیر آب سے اور خاک سے دھو کرتے</p>	<p>سراغ عمر گذشتہ کا وہ ہے گرو فوق تمام عمر گذر جانی جستجو کرتے</p>	<p>عجب بھٹاکہ سنانے کے نھلابت ہے ہم سمجھ یہ واروسن تار و سوزن انصو عجب بھٹاکہ سنانے کے نھلابت ہے ہم سمجھ یہ واروسن تار و سوزن انصو</p>
<p>نامانہ ہے جو ہے اوس سے پیا ہے کیا خوب کواہ بھین جہہ ناز ہے</p>		

دیوان فوق

میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے
 تو کی عجب کہہ ہونے نواز ہے
 بیزار ایک کیلید درج ہے نیاز ہے
 کر ہی شام پیا سہیں مینا بھر سا
 نئے جو تھکے عاشق کجوبان کرتے
 غرض تھی کیا تری تیر کو آنکھیں
 اگر یہ جانتے چن چن کی بھو تو رین کے
 یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کش
 عجب بھٹاکہ سنانے کے نھلابت ہے ہم
 سمجھ یہ واروسن تار و سوزن انصو
 عجب بھٹاکہ سنانے کے نھلابت ہے ہم
 سمجھ یہ واروسن تار و سوزن انصو

نو خالی خاک آدم سے چھپا نہیں سکتا
کہ لاکھوں کام سے دور کے فرد و زمین
تو انہو کے شربت خون ہر گنہگار
نہ وہ نیک و فکس نہ وہ نیر زمین

تو غلبی پاسبانی
شکستہ دشمن

تم پاتے ہو جھکو تو چھری کو نہیں پاتے
 نیست ہری گہ تیری ہنسی کو نہیں پاتے
 کجوت ہم اوس سخت گھر کو نہیں پاتے
 لیکن نہیں پاتے تو خوشی کو نہیں پاتے
 وہ لب پہ جو رنگ مہی کو نہیں پاتے
 گم ہو کے مری گم شدگی کو نہیں پاتے

ہے کہ نہیں ہے
نہ خفی کو نہیں پائے

ہو چصف اب تو کیجیو یہ بھی نہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

من گزشت در خون می باران
 بی دردی ز زنی نازی گردن سر
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا

تو آنکه من ز سر و ناله دارم
 چرخه این تو چرخه گاهل او نگارم
 و شش نام بود که و ترش از هزارم
 کما خاک تجھ چرخان کوئی جان بشارم
 ایسا نو که آتی جی تے جو اب خط
 جو این سہ ناز کو اسے شہوارم
 کرتا ہے یون نمان دل میڈارم
 لے شمع تیری عمل جی جو ایک رہا
 لے دام داغ واسے سرخون چھا
 نہ فیض کرے چشم آب بقا کو کیا
 عاشق نہ بے پنجم گردون اپنی شکا
 پشہ سے سیکے شہرہ و گلی کوئی

اس جہر تو موقع شیر کا حال ہے
 کیا جائے لہا کرے جو خد اچھا رو
 پہ چہرہ راتو خاوس لہہ پون ہے
 منجانی کی زکھ چشم دلا رہن ہے

فلک تو شہر بیک صبح ستارہ چاند
 گریہ می نظر سے تیری اپنا کام چاند
 کہ ہم دیادہ سے درخت زان اک چاند
 چاندیل سے اوٹھو جبکہ وہ آرام جان و دل
 ارادہ گر کی ناھل علو جاہ کامل کا
 قویہ جانو کہ نیشا کنار بام چھا ہے

تو وقت امی از جہاں گریہ گریہ
 شمع تیری عمل جی جو ایک رہا
 لے دام داغ واسے سرخون چھا
 نہ فیض کرے چشم آب بقا کو کیا
 عاشق نہ بے پنجم گردون اپنی شکا
 پشہ سے سیکے شہرہ و گلی کوئی

من گزشت در خون می باران
 بی دردی ز زنی نازی گردن سر
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا
 دل بوی جان می خانی زهر سارا

<p>کلیک شدہ لکچر سب سے چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>نقص کا خاکہ کنٹینر سے طلب ہے کلیک شدہ لکچر سب سے چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>
<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>
<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>
<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>	<p>چاندی کا کھانہ سب سے پتھر تو دور ہو جسے باپ پیرا ہو نام تمام</p>

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہوتی	ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی
مصرف چارہ دیکھ کیا چارہ کر کو میرے	مرچیں سی لگ ہی ہیں خنیم جگر کو میرے
جو دل نہ کشمکش ملے وہ تامل میں ہے	تو پھر بلا کو غرض ہے کوئی ہلا میں ہے
گامہ کا وار تھا دل پر پھر کہنے جان کی	چلی تھی بر بھی کسی پر کسی کو آن لگی
پتھن کو آٹھ کار اٹھا کو کسکی سا قیا چوری	خدا کی گر نہیں چوری تو پھر سہ کی کیا چوری
مٹی سے مٹی اپنی جو تربت میں مل گئی	جو کچھ کہ تھی مراد محبت میں مل گئیے
بر نہ بولی زیر گردن کر کوئی میری	ہے یہ گیند کی صد بیسی کے دسی
کھڑ کو جا بھی یوں ہر شیت خم و کجیے	سرا کو جیسے تھکا اونٹ و سہم و کجیے

بیکار کیے اپنا دین ذکر خدا سب بیکار سے
کھینچ کر ہی اپنا دین نہ دین تر کو لکھی
جب سب نے تر کو دین کی گمان افلاک سے
خاک کا تو وہ بنایا میری مشیت خاک سے

دل غنیمت پر جان پر جان پر جان پر جان
عیسیٰ اپنے دین پر ہی موسیٰ پر دین پر

کیا تالیفوں سے جو حرف داگ سکے
دو دن بھی ہو تو نہ کہ چلوں پرانے سکے

جان کس لئے کا منتظر قاصد اور دین کے
جو تو گئے گا تھے دین کا خار دین کے

دور کو اور کو یاد دلوئے جو تو دین کے
کوئی اور کو یاد دلوئے جو تو دین کے

پوس پوس کے کون شمع بجائے گرا جائے
پان تو کوئی صورت بھی تو داران لعل بجائے

گر دوسرے کے ہونا دل مضطرب ہے
پتھن کو آٹھ کار اٹھا کو کسکی سا قیا چوری

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

دیوان وقت

مطلع

مطلع

را تون کو سو حق کرا ایشیخ مناجاتی	سوئے ہوئے کنگیے رندان حسد رباتی
	مطلع
قضا قضا آتسو کی طوفان طوفان شدت سے	پارہ پارہ دل سے جھین تو تو تو جھین سے
	مطلع
ای وقت بن آگہ صوفی جانی	معلوم ہے حقیقت ہو حق جناب کی
	مطلع
کیا ہم نمی آتا اوس گل کے زین سے	عجب یہ کہہ دو کہ چک ما چین سے
	مطلع
کر کہ چہ چاک جگہ سانیہ کا سین سے	کر کے چہ چاہا مہندی کی چون بن پاشن سے
	مطلع
بہر میں غلام لشک جو میں خاک سے	اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بند سے
	مطلع
تو بھلا ہی تو برا ہو نہیں سکتا افر وقت	ہی برا وہی کہ جہت جس کو برا جاتا ہے
	مطلع
اور اگر تو ہی برای تو وہ سچ کتا ہے	کیون برا کتا سے تو اوسکے برا مانتا ہے

سائیں لکھی شش پریشانی شانی
ہو جان کن نہ کوئی نہ تو بڑی سانی

کل کے گل کے تو نہ پانی صبا و صبا
حسرت ادون چوٹن بیدری چون کل چھوٹا

تج نہا خفانی سے بن گزین طر سے
گل کے جو وصل کے عالم میں غزین ہر

کون سے دن کا تو نہ تو نہ تو نہ تو
چپ چپ نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو

کیا شہر نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو
مشتی سے اٹھو نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو

مطلع

مطلع

مطلع

کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

اگر مریض کی بھی ہو جائیگی پانی پانی
 سر نہیں ہ جو کرین خون کا دعویٰ تجھے
 شعلہ آگ بجلی کی طرح چمکاؤں۔
 دوق جو ہو سکے گا تو ہو ہیں لا

مطلع

لاشے کو چھکرتے ہیں کہ دفن کیجے
 مردہ بدست زندہ جو چاہیے سو کیجے

مطلع

معلوم ہوا نبی و ابرو بتان سے
 ایک تیرستہ گویا کہ ملا ہے و گمان

نامتام

دل بچے کیونکر نکا چشم شوخ و شنگ سے
 او تغافل کش جدی کہ تو رفتہ نہیں
 بنے باریکی کہ گویا او سکا ہزار سخن
 دوق زیبا جو پوش سفید شہر

و سا ہو کالے نے جب کو کافر تو وہ فسون کے اثر سے کھیلے

و مان و گسیو کا تیری مارا نہ منے بولے نہ سر سے کھیلے

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

مطلع
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی
 کما و خضی قاصد و در حیران پانی پانی

جان

5

عزیز و رفیق
میرزا حسن علی
سید علی حسن
سید علی حسن
سید علی حسن

3

ایک ایک میں جو کوئی کام ہے اسے دو گنا

5

لایق از سر دهر سے تو کرنا اوجاٹ
 ساری زمین بوز نصیحت تو گناہ
 لے دوں فلک اپنے بارے حصہ
 وراہوں کیوں زیر فلک بارہ باہ

10

2

یہاں سے

6

یہاں سے لے کر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کہ جس کو اب غم نیست جو نہ شادی است
 کبھی نہ گوارا سو وہ کو بہت است
 کہ با فروغ کروں کنج عافیت میں
 تو سلسلہ میں فقری کی پھر خواہ است
 کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو میر
 کہ یہ شوق ہے جو بہت بلند است
 تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہوں بالا است
 کہ افش و شمن میں کش ہو کو جو شکست
 پہننا ہوا ہے کہ فقیہ و عین پر است
 مجال کیا کہ نخل جاوے کوئی کہ کی جست
 کیا زبان سے نخل کو کہ جس پر است
 بریدہ زعمہ با خدا اگر فدا است

گدزتی ہوگی آہرام زندگی نیرہی
کویا یہ ایسے کہ قیدیات میں نہان
اوٹھائے اتنے جہاں سے ولیک کیا آگیا
چھا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کے
رہ نہ عدتِ مرشد کی قید میں نہ
اگر ایک عمر میں پہنچا ستقام اعلا بہ
جو ہوتا وہ نہ میں جو ہونی آوے
بیشیہ جنگ ہی جو عالم کل کہ بھی
جو ہوتا ہے وہ نہ جو ہوتا ہے کا پانچ
نہیں ہوا علاقہ ہی خلق آزاد
ہاں سب غریب ہیں یہ شہرِ جہت
کہ رو قطع اتفاق کہ ام شد آزاد

ساخت

اعلیٰ جو علی کی ہر امامت کا مقام
چھ کوئی ایسے کو دیکھتا تھا

یہ جاننے کے لئے ذوقِ تجرّح خاص عوام
بروگ مصفاہ اول شیان میں تھیں

اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
اجل آتی شب جوین اور قونی فلک

در کھادون عالم اپنے بارے میں
در کھادون عالم اپنے بارے میں
در کھادون عالم اپنے بارے میں
در کھادون عالم اپنے بارے میں

گر لکھوں مضمون اپنے مالک پر شوق
گر لکھوں مضمون اپنے مالک پر شوق
گر لکھوں مضمون اپنے مالک پر شوق
گر لکھوں مضمون اپنے مالک پر شوق

مطلوع ہامی مرقومہ ہالہ
مطلوع ہامی مرقومہ ہالہ
مطلوع ہامی مرقومہ ہالہ
مطلوع ہامی مرقومہ ہالہ

رباعی	
چشم او کی نشست جب گلابی ہو جا	صوفی او سے دیکھ کر شرابی ہو جا
دکھلائی جو وہ روی کتابی اور فوق	سب رسہ کا منہ کتابی ہو جا
رباعی	
ان گھونٹے وی لاکھ کون بھی دیکھا	اور انکو پر از رشک خون بھی دیکھا
کیا کیا دیکھا رنگ ہنسائی و فوق	یوں بھی دیکھا جہان کو دن بھی دیکھا
رباعی	
دنیا کے الم فوق اوٹھا جائیگے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائیگے
جائے تھے روتے ہوئے آپ آئی تھے	آب جائیگے اور کج رولا جائیگے
رباعی	
جنگل وقت میں سلام کا دعویٰ کیا	دیکھتا ہوں یہ اب بھی فوق ایوں کیا
جس طرح کر کہ ہنسائی کو بی بیوں کے	نقل کرنا ہو مسلمان کی کافر خال
اشعار غلیات مرقومہ وغیر مرقومہ کہ بعد ترتیب دیوان مستطاب	
گردیدہ تمتہ اشعار غزل نام تمام مرقومہ ہالہ	
نیچو جب ہو قافلے بعل میں مارا	جو چڑھانہ سے میلین اجل میں مارا

اشعار غزل مرقومہ
اشعار غزل مرقومہ
اشعار غزل مرقومہ
اشعار غزل مرقومہ

مطلع

سے ایک جہاں سے انسان دو

مطلع

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

ویدہ آئینہ پاک سی رونا ہے	کہ نہ ہو غیاہ کو مین مجھ سے کسی خاک کو رین
ہوش کو چھو کے لے دے ہوش تو	فوق ہیوس کو آرام تو شیار کو رین
استعارہ غزل غیر مرقومہ	
ایہ دل و سر غمزدہ نہان عیان نہ کر	آنکھوں سے دیکھو اور زبان سے بیان نہ کر
آہوں میں دوار جو نکالوں تو دیکھو	اتر آئے جہاں ہوا ہو بیان سے دہون نہ کر
میتھ مرقومہ بالالا	
جگر اور دل کا بننا موصاف کیا گیا	لکھ کر تیر کا ہونا ترازو اسکو کہتے ہیں
حدوشین ہر دم ہیر و دے پائے ایذا	یہ موزی زہری کی ہر گانہ چھو اسکو کہتے ہیں
بڑے چھو عقل یہ جسے تبا کیا نام ہو ترا	کوہن دیا نہ چشم پر میرو اسکو کہتے ہیں
کبھی شیریں دل سے کوہن کی کوہ کاٹا	محبت بینین ہر روز بارو اسکو کہتے ہیں
مطلع	
رخصتہ جو جسے ہو کر جاوے پھر مین	کھرا کہے پوچھتے ہم ہاں اسے پھر مین
مطلع	
جاستے مین تو کوئی تب لالہ خام کو	اپنا تو بس سلام سہنے دار سلام کو

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

یہ لکھو کہ اس کی جگہ پر

۷۰
 کات کھینک دوڑا
 لکھ دوڑا بن گیا
 پوئی دل کی پینٹ
 دین دریا میں اور لگا
 ہر گھر پر لکھ دوڑا
 ہر گھر پر لکھ دوڑا
 ہر گھر پر لکھ دوڑا
 ہر گھر پر لکھ دوڑا

طاق سے تو اوتارے شیشہ شیشہ می کی یہ دراز زبان میں ہوں مانند ساغر لبریز جھوم جھوم ایسے بادل آنے لگے	طاق پر رکھ کتاب اندیشہ اور پھر یہ ستم کہ پنبہ دمان جان بلب جان بلب کو کیا پہنیز پاؤں تو بہ کے لڑکھڑانے لگے
---	---

قطعہ

کر دے یا تنگ مجھے نشے میں چو دل کے سارے پھپھو سے توڑ دوں شب بیدار سہ نہیں ہوتی بستر رنج و کنج تنہائی شام سے مال ہو یہ صبح تلک کیوں نہیں بولتے سحر و طسبیور جان بیاب جیسے نکلی برق بھضیں چھوٹی بھٹی ہٹا رہی دل سے نصیحت ہوتا طاقت کی ہوس سیر باغ ہے کسو	تاکہ مانند خوشہ انگور کتہ باقی کوئی نچھوڑوں میں نہیں ہوتی سحر نہیں ہوتی رات کیا آتی اک بلا آتی نہیں لگتی مری پلک سحر ملک کیا شفق نے کھلا دیا سنیدور وہ بھی گرم رہو فنا کا لبرق ایک وقت ہزار بجار ہی بقیاری نے اقامت کی دل ہے کسو داغ ہے کسو
---	--

زلف سحران زلف
 زلف جہان زلف
 کسے شایون کو شہر
 گو انار کے
 بیک جاری زبان ہر موسم
 چھٹی بازو کی مادی ذوالعین
 کو دناں کن خون سے مردم عین
 شیشہ کار و عقدہ

دیوان ووق
 رنگ بان نعل روح مندا
 خون ثابت کرے سجما پو
 قطعہ خامہ

کیا وہ دنیا جہین کوشش
 واسطے زمان کے بھی
 ووق خاص ووق کا فائدہ
 یا ہی اپنے خیر المرسلین کے واسطے

سب کجایہ

ماہ کو ایشیا میں پہنچنے پر جیانی سبب
 گنگا جی تریک افیون زمرہ میں شکر
 کیمیا کی جادوئی قوتوں سے جو دنیا کو زور میں
 چاہے وقت و آرام کا اس قدر میں ہو دور
 جیانی سبب سے جو دنیا کو زور میں
 اب اصلاح پر ایسا نہ کہے کا علاج
 اگر ایشیا میں پہنچنے پر جیانی سبب

تاریان غامہ جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب
 لکھنے میں جیانی سبب

صح صاف کہ ہے گو میں سیدی گئی
 لیکن میں سیدی گئی بھی صاف کہ ہے
 بھوک کی شدت سے اس کا دل غصہ میں
 رات بھر ہونٹا کیا غم سے وہیں
 پھر جو دیکھی صفا کو اصلاح میں
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ
 پونہ کی پونہ کی پونہ کی پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قصائد

<p>واہ و کیا معتدل ہے باغ عالم کی ہوا بھرتی ہے کیا کیا سیاحی کا دم باوہا ہے گلون کے حق میں شہنم مرہم جسم جگر ہو گیا موقوف یہ ہو کا بالکل قرق ہو گیا زایل مخرج دہر سے یہاں تک جنون ہوتا ہی لطف ہو اسو اسقدر پیدا ہو پائی یہ اصلاح صفا کو کہ دنیا میں ہر مزاج بلغمی میں ہوتی ہی تولید خون</p>	<p>مثل نبض صاحب صحت ہے ہر موج صبا نگیا گلزار عالم رشک صدور اشفا شاخ لبکستہ کو ہی باران کا قطرہ میا لالہ نے داغ سید پانے لگا نشو و نما بید بخون کا بھی صحرا میں نہیں باقی تپا برگ میں ہر نخل کے سرخی ہی جو رنگ غنا زرخیزم اب دیکھو کو بھی نہیں ہو کھرا چاندنی کا پھول ہو گرار غوائی ہی بجا</p>
--	--

ماہ کو ایشیا میں پہنچنے پر جیانی سبب
 گنگا جی تریک افیون زمرہ میں شکر
 کیمیا کی جادوئی قوتوں سے جو دنیا کو زور میں
 چاہے وقت و آرام کا اس قدر میں ہو دور
 جیانی سبب سے جو دنیا کو زور میں
 اب اصلاح پر ایسا نہ کہے کا علاج
 اگر ایشیا میں پہنچنے پر جیانی سبب

گو تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت حہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا تو کرے
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

نی مقدر نہ کہ است ہو نہ خرق عادت
تہ سکے کوئے بگتھے شیخ علیہ الرحمۃ
ہوئے اکبار جو افسانہ خواب غفلت
کہ منیم نظر آئے ہے نوید سجت
تھا وہ خلقت کا تماشای مہر قدرت
وہم تکبیر جو کتاب ہے سدا قدامت
چشم آہو سے ہرن نشہ جام وحشت
زلف و اخرون تھی وہ رخسار چہ ازون
موجہ دو و لطیف اوسکی بھو و کی لبت
دست بیداو سے یکدست و عالم غارت
دل گرفتار غدا ابو عین ہو ارا و صفت
تو ہم نزع بھی عتاب کا چاہو شربت
نہ تقاض سے اون آنکھوں کو نگہ کو عاتق
واکر سے عقد موم بوم لبون کی حرکت
وہ پڑھوں میں کہ جس کو ہو دل کو حبت

یہ شعر گار سے وہ چاہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت حہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا تو کرے
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

ایک عالم کے ہونے کی وجہ سے
اسد اللہ کے ہونے کی وجہ سے
وہ کبیر جو کتاب ہے سدا قدامت
چشم آہو سے ہرن نشہ جام وحشت
زلف و اخرون تھی وہ رخسار چہ ازون
موجہ دو و لطیف اوسکی بھو و کی لبت
دست بیداو سے یکدست و عالم غارت
دل گرفتار غدا ابو عین ہو ارا و صفت
تو ہم نزع بھی عتاب کا چاہو شربت
نہ تقاض سے اون آنکھوں کو نگہ کو عاتق
واکر سے عقد موم بوم لبون کی حرکت
وہ پڑھوں میں کہ جس کو ہو دل کو حبت

اگر اس کی سیالی کہا بین
لا تم کہ یہ خافی بین وفت غفلت
یادہ نیکہ عیش کی کم
کیا سبب ہونا کہ دور سے نہیں کوین خالی
دل ناز شیشہ ساعت کی طرح اک رشت
بنم ہستی میں تو میں بول رہا کج تک
صورت شیخ عیسیٰ خاں کی صورت
آتش دل سے تڑکھٹھائی دین

یہ شعر گار سے وہ چاہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت حہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا تو کرے
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

ووق
خبر عیش تری سے ہر چین کو جا کر
بادۂ جوش جوانی کی ہی گویا اک موج
چند قطرے ہیں شبنم کے وہ لکڑہتر
حسن نیت سی تو یوسف مصر شیش
شش جہت پر جو غالب اسیر چین
نہ بھجوا بے آتش چش آتش سے جلے
تری منصور کراتے ہیں سب احکام غوم

قصیدہ غوم

عبدان ہو غشت و شب و روز
نہان سے زکرا گوشت و شب و روز
نفس کی گدازت آواز خوشتر از
ہوایں باغ بھان میں شگفتگی کا روز
کلید قفل دل تنگ و غار
چمن میں موج شمع کی کو لکڑہتر
کچھ اینا طہور چمن سے دور نہیں
تو دہو غشت و شب و روز

عید کو دیکھتے سائے خلاوت کا جھوم
لکھتے گر خام تر اوصاف شمیم خلاق
منتہی ہوں کبھی تیری صفات نیکو
ووق کرتا ہی دعا یہ پانچم
عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں
خیر خواہوں کے تری حیرت پر ہر رنگ ط

قطعہ در تہنیت جشن نوروز

شہ و اسکے تراثرۂ حسن نوروز
خبر عیش تری سے ہر چین کو جا کر
بادۂ جوش جوانی کی ہی گویا اک موج
چند قطرے ہیں شبنم کے وہ لکڑہتر
حسن نیت سی تو یوسف مصر شیش
شش جہت پر جو غالب اسیر چین
نہ بھجوا بے آتش چش آتش سے جلے
تری منصور کراتے ہیں سب احکام غوم

قصیدہ ووق
کچھ چینی شبنم
نہان سے زکرا گوشت و شب و روز
نفس کی گدازت آواز خوشتر از
ہوایں باغ بھان میں شگفتگی کا روز
کلید قفل دل تنگ و غار
چمن میں موج شمع کی کو لکڑہتر
کچھ اینا طہور چمن سے دور نہیں
تو دہو غشت و شب و روز

کچھ چینی شبنم
نہان سے زکرا گوشت و شب و روز
نفس کی گدازت آواز خوشتر از
ہوایں باغ بھان میں شگفتگی کا روز
کلید قفل دل تنگ و غار
چمن میں موج شمع کی کو لکڑہتر
کچھ اینا طہور چمن سے دور نہیں
تو دہو غشت و شب و روز

مطلع مائت

[illegible]

ہر ایک ہم غریت میں اعظم ہے
 روانہ کوئی گرفتار رنج عالم بین
 شہا ہر دم سے ترے زندگانی عالم
 مثال خضر قوای رہنمائی ملت دینی
 تو وہ ہے حامی دنیا و دین نامہ بین
 کیا شہان سلف فرسخ ایک پہا
 سحر سے شام تک رفتان ہی سچا میر
 فلک پر کرایہ ہر شباد جو سجدا شکہ
 یہ روزہ سے ترک ہے جوان جہان کم

[illegible]

وقد

<p> حیات بخش جان تیرا شروہ صحت نیر ارون کی سہر سہہ نکال کے دت جمان کیون ہی صحت کو ساتھ دت پیدہ خوشی ہی کہ فریب چون بنی سو روز فر پڑھون تینا مین ہی اب وہ مطلع روشن </p>	<p> جو بخشے خالق کو عمر طویل و عیش کثیر نہیں اجل پہ جانوں کی طرح مرم بہر صحیح جیت کہ قرآن ہو مع نصیب ہلال است و نعم کی طرح بدن کے حقیق کہ جسکا مطلع خورشید بھی نہ ہو و ظہیر </p>
---	--

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

جعفر خاں کونین کوئی مطلع ہو گا
 مطلع میاں
 آج دودن حب کہ ہے خوشی
 ہم کہ زینب کو چاہی
 جو تو فیض سے کہ ہے خوشی
 جو فیض سے کہ ہے خوشی
 جو فیض سے کہ ہے خوشی
 جو فیض سے کہ ہے خوشی

بہارِ دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں

شہری کہتے ہیں جسکو وہ ٹھالا چہرہ صبح وصال و سعادت کا ستارہ چکا نیرا آؤیرہ سپرچ کا اے قبلہ خلق حلب خلق میں ہے سنیہ تر آئینہ پرورش دیکو چمن کو جو ترا ابر کرم ماہ کہنے کے لیے ہو نہ کہ گننے کے لیے دشانی سے ترے اتنے گہر میں رہا	گو کر جو تے سرن سے گرا تھا گوہر جو ترا اسدہ ستار کا چکا گوہر صاف قندیل میں ہے صفا گوہر عدن علم میں ہے قلب مصفا گوہر موتیا میں عوض غنچ ہو یا گوہر تیرے گننے کا کوں کیا اوسے زیبا گوہر لکھتے ہیں نسخہ مفلس میں اٹھا گوہر
--	--

وصف

عکس سے نیر اقبال کے در میں ترے آب گوہر ہو تر آب یہ اعجاز من کوہ کا نہرہ کر آب تر ہی مہبت عدل طبع نازک پر تری بار گہر ہو جو گران آب دریا کرم سے جو ہو تیر سیراب آج محفل میں ترے وہ گہرا نشانی ہے دست فراموش میں جا رہو ہی لیش و غول	اے محیط کرم وجود کے یکتا گوہر کف دریا کو نہا نے یہ بیضا گوہر گر یہ سن پائے کہیں سنگ تو آگاہ گوہر پوست بیضیہ ہا سے ہو بلکا گوہر ابر مردہ سے برتنے گلین کیا گیا گوہر گلن شمع میں ہیں آتش کی جا گوہر فرش پر تندیو نہیں اوکھے جو صد جا گوہر
--	---

بہارِ دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں

بہارِ دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں
دل و دلخوشی کی بات کہیں نہ کہیں

مطالع شانی

نقش

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نطق شیریں نہ تراشد کہ ہرگز کور اس نہ زلف کی ہے پاس میں اصغریٰ موسیقی ہو حمایت تر حق میں اس کے ہوئی اکسیر کی اور پاس اگر ہمت ہے چمن ہر میں گس بھی تر ہی بخش کر کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے تیرے شیر کے لگے نہیں کہتے گز فیض تعلیم سے تیرے ہو جو بیک انسان لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے خوف برف یوں ترا حاسد پر عیب ہی عالم میں حقیر جیکھے آہو کو جو ضعیف تو وہ میں عدل ترا نہ ہے خورشید کو طالع کہ شعاع خورشید ایسا چالاک کہ اس طرح سے ڈو جاتا ہو پوچھے اوں شرس فلک نیز میں چوکیو تیرا اچھی ہو فلک کا کشان ہو خولم	شان میں جسکی شہانہ شہار اللہ اس عہد میں تیرے کا فوکہ بھی اسلام پاس سخت گیری ہو فلک توڑ کی کی گرس بل سنے بہت تر ہی تو ایک تہہ ہو وہ رکھتی اک کا سہ زین ہو اور اک ملین مید مجنون میں ہو پیدا تر شہر کلاس مغربی تیغ ہو نو کی شہار تہہ اس احق الناس و سے جانیہ بلکہ انسان تر بیت سے تر ہی بھی ہو حرف شہا اسپ برفال کوئی حبیبے میان تھا وہاں نہ ہی آکھو کو آکھو کو شہر دم تر میں تر گھوڑے لگو جا طلاس جس طرح عاشق دل بنا کر کہ میں خوا نہ ہونم کا خیال اور نہ ہونم کا قیاس کان میں نہ ہو خرم ہو نہ ہو نہ ہو
--	--

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

مطلع ثالث
 چیم صنت کین چکاو لید و تون
 نینا کین چکاو لید و تون

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

نچہ وہ نچہ خوشید و خازنگ شفق
 نام اک عکس زون او سین بجارون
 جس طرح شعر خیالی میں ہوں معنی او
 گر ہوتا نظر ویدہ غنقا منطق
 آئیا آب خجالت میں ہے بہ شفق
 شمع گرد کیے او شمع آجی عرق
 پنچہ گلبن کے پتے کبری سوار گل کرد
 مجھ سے کہنے لگا کیوں ہو تو گلبن نا
 نمرہ عیش سے ہی نرم جہان میں رہتی
 بر میں لکھ لکھ جی گلشن میں ہو گلگون بلوت
 کوئی محل اسے کتاہی کوئی استہرق
 شیکے سے نخل سے مستی میں ہشیہ راوی
 کہ وہ ہر خسرو دین حامی دین برحق
 اس کے تیرے ہونے ہونے او کی مسودہ کو
 یعنی تو صیف کی لائق ہو وہ بلکہ لائق

دست و باز و فروغ و شمع صبح بہار
 سیدہ تانف صفا آب گمر کا دریا
 نازک ایسی کہ او کی کہ سمجھنا مشکل
 ہے گران او سپر زکات سے نہ بانہی گز
 او سکا زانو وہ مضفا کہ اگر دیکھو اوستے
 کیا کمون باق ہو میں کہ صفائی او کی
 قد جو گلبن تھو وہ پاؤں کو خانی جہان
 آکے بالین پہ وہ ملنا سر ایا انداز
 مژدہ عید سے ہو گلشن عالم میں بہار
 دوش پر سرب جو کی ہواک سبر قبا
 جوش ہنر سڑی و دوش سر صحن چین
 باغ عالم میں ہی جوش بہار عشرت
 توجہ کر تہنیت عید کا او کی سامان
 وہ بہادر رشہ غازی کہ دم معرکہ ہون
 وج او کی جو مناسب مجھے بلکہ اسب

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

مطلع ثالث
 کدو ساین و کدو ساین
 کدو ساین و کدو ساین

[illegible]

<p>نظر تو اسے بزرگ گاہک سنا ہے جلال گاہک تو می تم میں گاہک شیشہ پر کی کیا پسیر تو نیست عنوان ہو تو آج او شہر یاد دل وہ ہمارے والدہ والانسب و پاک گہر ماہ و چشم زدن میں میر کا مل ہو جا نور معنی سے نہ ہو شکر نتیجہ او سکا رج جانور میں پڑھوں مطلع روشن کا</p>		<p>میں کا پڑا ہے لب لبیب سے شوق لعل روح کی تہ سے کہی ست کی قالب تبدیل جس کے نزدیک ہوا کہ قطرہ و کہ قلم و نیل خسرو میخ سریر و شہ خوشید اکیل نظر مہر میں سے ہاں کے وہ نور گیل اللہ اللہ کرے کہ شکل شمشاد گیل مطلع شمس کو بھی جس کے ہو وہاں جمیل</p>	
<p>جیسے قرآن پس تو ریت و زو بوجہ جیسے موسیٰ اشرف افزای نبی اسر آمین آمین سے نظر مشرق آئندہ کہوں کیونکہ نہ کہ آن آئین میں ہر ج خاک میں جو خوشید فلک کی خیل مید بخون کو بنا سے اچھی انسان عشق تیر حکم قضا حکم کی تیر سے تمسک</p>		<p>اوپر شاہان سلف کو شجہ یون کی تو ہی طرح سے عفت وہ اولاد تر نوا اوزار عیادت ہو اگر تیر احوال روی بیکو یہ چہ مال تری خودی سیکو ہے جوانان کے قالب میں ترانہ اور دانش آموز ہو کر تربیت عام تری جو بر تیغ اجل بیکو ہی حکم کی غفل</p>	

نظر تو اسے بزرگ گاہک سنا ہے جلال
گاہک تو می تم میں گاہک شیشہ پر کی کیا پسیر
تو نیست عنوان ہو تو آج او شہر یاد دل
وہ ہمارے والدہ والانسب و پاک گہر
ماہ و چشم زدن میں میر کا مل ہو جا
نور معنی سے نہ ہو شکر نتیجہ او سکا
رج جانور میں پڑھوں مطلع روشن کا

نظر تو اسے بزرگ گاہک سنا ہے جلال
گاہک تو می تم میں گاہک شیشہ پر کی کیا پسیر
تو نیست عنوان ہو تو آج او شہر یاد دل
وہ ہمارے والدہ والانسب و پاک گہر
ماہ و چشم زدن میں میر کا مل ہو جا
نور معنی سے نہ ہو شکر نتیجہ او سکا
رج جانور میں پڑھوں مطلع روشن کا

نظر تو اسے بزرگ گاہک سنا ہے جلال
گاہک تو می تم میں گاہک شیشہ پر کی کیا پسیر
تو نیست عنوان ہو تو آج او شہر یاد دل
وہ ہمارے والدہ والانسب و پاک گہر
ماہ و چشم زدن میں میر کا مل ہو جا
نور معنی سے نہ ہو شکر نتیجہ او سکا
رج جانور میں پڑھوں مطلع روشن کا

[illegible]

قربان کیوں ہیں کہ ہو چھ پر کر تھان
 کو کب ہمیشہ یار تر یا اور آسمان
 جس طرح کو ہمارے بالا تر آسمان
 اگر مشتری خطیت ہو تو منبر آسمان
 ہے بدلہ سا ایک کماری پر آسمان
 ہے جاکے مثل کشتی نہ لنگر آسمان
 زیندہ جسکے واسطے بالا بر آسمان
 گویا کہ ایک وہن پر گوہر آسمان
 ہو مصفاہ بال تو صقیل گر آسمان
 آجائے جیسے آتشکے اندر آسمان
 رفت میں بھی تو پل جل چکا آسمان
 بنوائے ماہ نوست کباب زرتھان
 گفتار مہین پر سدا چکا آسمان
 ہے بلکہ ترا اگر در لکھ آسمان

تجسارین ہر دیکھے جو شرح و آسمان
طالع سدا مساجد و عالم سدا مطہر
ز آسمان ہی رہتہ تراویح بلند تر
خطبہ کے واسطے جسے نام بلند کے
وہ سپر سیکر این ہی تری بہت وسیع
دیئے قمر تیرا جو طوفان کر دی سپا
قد پرتی و دہرہ قبا سے علوجاہ
تیری گہ فشانی دست کرم ہی بہت
چکانی تیج تیر کو اقبال گر ترا
یو ازل میں تیر جاوہ ذات محیط حق
سرعت میں تیر خوش فلک سیر کیا شہاب
شاما عجب نہیں تیر شہد نہ کے لیے
پہنچا ہر ایک کے کاوے کے انداز کو بھی
آخر میں کیا شہر تر سے نفل ہمند کے

15

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

پانا گرواب سے ہو گروہ نام آبی	تیری بخش ہو جو دیکھا مسکین گفت
دست سے ترسے کھولی روپی کی قدر	چکپون میں ہیں اڑتے او کی کیا مضرا
فرو	فرو
وہاں ہر طرح میں تھارہ جب فلک	آتا ہی صاف چوبہ کی صورت نظر ہلال
فرو	فرو
مانسہ طار ایک پرندہ نیچ سے	نسلوں تھکاو جبکہ شکار پرند ہو
مطلع قصیدہ من حضرت بادشاہ اکبر شاہ جنت آرامگا	
نام کو اللہ اکبر کیا تری تو قیر سے	داخل ہر رنگ ہی شامل ہر تکبیر سے
نام	نام
کروں اگر رقم تہنیت کا آج آہنگ	تو کھلے مسیحے قلم سے قلم آہنگ
تراوہ زور حمایت ہی پاؤں کو اپنے	کری شیری چربی سے لاش آموی لنگ
شہا ترنخ روشن کو کس سے روشن شبیر	کہ مہر وہ کو گن لازم آئینہ کو ہی رنگ
مطلع	مطلع
ہیں وہ سبکین خسروا تیری سر او رنگ	جن پہ کھانا ہی حمن میں شہنہ اور رنگ

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

فصل

و عاوی فوق کی بخت و بخت
بیدار کی بخت و بخت
یا فانی در کی عاوی و ک
نقی نورد و بخت و بخت
استعار قصیدہ

لا اشرار علی نون کر کی
نہیں عروسی فاعلات
نہیں کیونکر کہ بخت و بخت
ذات کی بخت و بخت

زوم نظارہ سے روک کر ہر ہر	کثرت تا نظر سے ہے تاشائیوں کی
واسطے تھے ترا فوق نکال سہا	در غرض آہ بخت میں سے بنا کر لایا
دیکھ اس طرح سے کتنی ہن بخور سہا	جسکو دعویٰ ہو غن کا یہ بناو سے اوکو

استعار قصیدہ ہفت زبان
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایلولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

رباعیات طرح

فستخ ہو سد جہان میں چین نور	شاہا تجھے بادولت و بخت فیروز
ہر سال حل میں ہر عالم ہندو	ہو شرف اندو تر سے طالع سے

قصائد و فوق
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایلولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

رباعی

اور تجھے جہان روز سہا	خویشی کے اک رنجہاں میں نور
اور جی ہر جہاں تاب کو یک ماہ کیو	ہو تجھکو زمانہ میں شرف و دروہ ماہ

جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایلولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

رباعی

اہم مقرر فیروز	کہتا ہی یہ فیروز کے رنگ نور
ن ترا سید ولدو	ہو دشمن سہ کش کر لے سہم الموت

فصل
کہا اور دھمی میں میں ارشاد
چل چل میں سے آج پر زور
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایلولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

نہیں کیونکر کہ بخت و بخت
ذات کی بخت و بخت
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب و ایلولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

کلیات سیرت

اس مجموعہ میں ساتون دیوان اور مثنویات شعرا شوق و دریا شوق
 و صید نامہ و بیان کد خدائی نواب آصف الدولہ و مثنوی در بیان مرغزار
 و مہولی و ساقی نامہ و مثنوی معاملات عشق و اثر در نامہ و مثنوی تنبیہ الجہال و مثنوی
 در چو نا اہل و مثنوی چو عاقل و مثنوی در چو خانہ خود سبب شدت ہارس و مثنوی
 در تعریف سگ و گریہ بجانہ فقیر و مثنوی در زہدت باران و مثنوی در چو کول و مثنوی خرو
 و مثنوی خوش عشق و مثنوی اعجاز عشق و مثنوی خواب و خیال و غیرہ درج ہیں

بار دوم

ماہ مارچ ۱۹۷۸ء عیسوی

سج نامی فشی نو لٹشورین مقام لکھنؤ طبع ہوا